© rasailojaraid.com

قائم ہوا جسے ورلڈ گنز بک آف ریکارڈ میں بلا خوفِ تردید درج کیے جانے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے کیوں کہ پاکستان میں معرضِ وجود میں آنے والی کسی بھی کابینہ کو یہ اعزاز حاصل نہیں تھا کہ اس میں اقلیتوں کا ایک وفاقی وزیر اور وزیر مملکت اور ایک پارلیمانی سیکریٹری ہو۔(1) جونیجو دور کو یہ اعزاز حاصل نہ ہوا۔ نہ ہی بے نظیر ایسا کرسکیں لیکن نواز شریف نے جو کچھ کر دکھایا ہے یہ کوئی معجزہ سا معلوم ہوتا ہے۔ اس سے انہیں فائدہ ہو یا نہ ہو اقلیتوں کو وزارتوں کی حد تک راضی خوشی کرنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔

اب اگر کوئی پوچھے کہ اس سے اقلیتوں کو کیا فائدہ ہوگا تو اس کے بارے میں متعلقہ وزراء بہتر بتاسکتے ہیں۔ع

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا

رانا چندر سنگھ کی وزارت کا قصہ پرانا ہوچکا ہے۔ البتہ پیٹر جان سہوترا نئے وزیر مملکت برائے اقلیتی امور نے پہلی بار وزارت کا قلم دان سنبھالا ہے۔ اس سے پہلے روفن جولیس اس وزارت کے مزے چکھ چکے ہیں۔ لیکن پیٹر جان سہوترا کو کرسی وزارت پر براجمان ہوتے ہی اندازہ ہوگا کہ یہ کرسی کتنی آرام دہ ہے۔ کیوں کہ اقلیتوں کے لاتعداد مسائل اقلیتوں سے بڑھ چڑھ کر ان کا استقبال کریں گے اور وزیر موصوف کے سامنے یہ مسئلہ ہوگا کہ وہ دل کھول کر استقبال کرنے والوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں اور کیا حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔"(پندرہ روزہ "نقیب کاتھولک"، لاہور۔ یکم تا 15 اکتوبر 1991ء)

"شرعی قوانین تحفظ دیتے ہیں۔" پیٹر جان سہوترا

پیٹر جان سہوترا نے کراچی کے آرچ بشپ کارڈینل جوزف کارڈیرو سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ "شرعی قوانین اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

(1) وفاقی وزیر رانا چندر سنگھ ہیں اور پارلیمانی سیکریٹری اقلیتی رکن بہرام ڈی آوری ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتے ہیں۔" اقلیتوں کے مسائل حل کرنے کے لیے اعلیٰ سطحی کمیشن قائم کیاجارہا ہے جو "اقلیتی منتخب نمائندوں، اقلیتی عبادت گاہوں کے نمائندوں اور حکومت کے افسران پر مشتمل ہوگا۔"

جناب سہوترا نے مزید کہا کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار اقلیتی امور کی الگ وزارت بنائی گئی ہے۔ اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ موجودہ "حکومت اقلیتوں کے مسائل کا حل چاہتی ہے۔" (روزنامہ جسارت، کراچی - 26 ستمبر 1991ء)

پشتو اور سندھی میں بائبل کے تراجم

پشتو بولنے والے ان علاقوں میں، جو آج شمال مغربی سرحدی صوبہ میں شامل ہیں، مسیحی موجودگی 1849ء سے پہلے نہ ہونے کے برابر تھی۔ رنجیت سنگھ (م 1839ء) کے جانشینوں کی باہمی چپقلش اور کمزور اقتدار نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو پنجاب کے معاملات میں مداخلت کا موقع فراہم کیا اور 1849ء میں ستلج کے کنارے سے درہ خیبر تک کا علاقہ کمپنی کے مقبوضات میں شامل ہوگیا۔ پشاور میں تعینات شدہ بعض انگریز افسروں کی کوشش سے 1854ء کے اواخر میں چرچ مشنری سوسائٹی (لندن) نے یہاں تبلیغی مشن قائم کیا جس سے پادری فانڈر اور پادری پی۔ ٹی۔ ہیوز جیسے مسیحی مبلّغ منسلک رہے۔ اول الذکر اپنی تالیف "میزان الحق" اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے مناظروں کی وجہ سے معروف ہیں اور ثانی الذکر نے "ڈکشنری آف اسلام" کے نام سے یک کتاب تالیف کی جو آج بھی مغربی دنیا میں اسلام کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے کتابِ حوالہ ہے۔

پشاور، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، کوہاٹ اور دوسرے پشتو بولنے والے خطوں میں کام کرنے والوں کے سامنے یہ مسئلہ تھا کہ بائبل کا پشتو میں ترجمہ کیاجائے۔ اس سلسلے کی پہلی کوشش تو اس علاقے سے ہزاروں میل دور سیرامپور میں بیٹھے ہوئے ولیم کیری نے کی، جس نے عہد نامۂ جدید اور تواریخ کی دونوں کتابوں کا ترجمہ 1819ء میں کیا۔ دوسرا ترجمہ امریکی مبلّغ ریورنڈ لووینتھل (م 1864ء) نے کیا جو اس کی وفات سے ایک سال پہلے 1863ء میں چھپ گیاتھا اور "افغانی بائبل" کے نام سے مشہور تھا۔ اس کے بعد 1891ء میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی (لندن) نے 1891ء میں زبور کا پشتو ترجمہ چھاپا۔ اس سلسلے میں شاید کچھ مزید

© rasailojaraid.com